Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۶۹۴۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۳۱/۶۶	۲۵ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ ۔ ۸ نبوت ۱۳۵۶ہش ۔ ۸ نومبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۵۲

اعلان تعطیل: ۹ نومبر ۱۹۷۷ء (بروز بدھ) سرکاری تعطیل کی وجہ سے حسب سابق دفتر الفضل بند رہے گا اس لئے اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام نوٹ فرمالیں (مینیجر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ نبوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر (بھارت) کی والدہ محترمہ (بیوہ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے سینہ میں گلٹیاں ہوگئی ہیں۔ ڈاکٹروں نے کینسر تشخیص کیا ہے علاج جاری ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے کامل و عاجل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

مکرم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ پشاور کچھ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ پہلے گو بفضلہ تعالیٰ کچھ افاقہ ہوگیا تھا اور آپ چلنے پھرنے لگے تھے لیکن تکلیف پھر شدّت کے ساتھ عود کر آئی ہے اور آپ کو بغرض علاج پھر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے احباب جماعت دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے شفائے کامل عطا کرے اور لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ولادت باسعادت

یہ اطلاع خوشی کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سیّد امین احمد صاحب کو یکم نومبر ۱۹۷۷ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے الحمدللہ یہ بچی حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی، حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کی بھتیجی اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب (ابن حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا) کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کی زندگی میں برکت ڈالے اور اسے نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام انبیاء کے تمام کمالاتِ متفرقہ اور صفاتِ خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں

آپؐ کا نام اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ محمدؐ کے معنے ہیں غایت درجہ تعریف کیا گیا

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالاتِ متفرقہ ہے پس وہ موسیٰ بھی ہے اور عیسیٰ بھی اور آدم بھی اور ابراہیم بھی اور یوسف بھی اور یعقوب بھی۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہٗ اشارہ فرماتا ہے فبھدٰھم اقتدہ۔ یعنی اے رسول! تو ان تمام ہدایاتِ متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کرلے جو ہر ایک نبی خاص طور پر اپنے ساتھ رکھتا تھا پس اس سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں شامل تھیں اور در حقیقت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ محمدؐ کے یہ معنے ہیں کہ بغایت تعریف کیا گیا اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصوّر ہوسکتی ہے کہ جب انبیاء کے تمام کمالاتِ متفرقہ اور صفاتِ خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہوں چنانچہ قرآن کریم کی بہت سی آیتیں جن کا اِس وقت لکھنا موجبِ طوالت ہے اس پر دلالت کرتی بلکہ بصراحت بتلاتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک باعتبار اپنی صفات اور کمالات کے مجموعہ انبیاء تھی اور ہر ایک نبی نے اپنے وجود کے ساتھ مناسبت پاکر یہی خیال کیا کہ میرے نام پر وہ آنے والا ہے اور قرآن کریم ایک جگہ فرماتا ہے کہ سب سے زیادہ ابراہیم سے مناسبت رکھنے والا یہ نبی ہے اور بخاری میں ایک حدیث ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری مسیح سے بہ شدّت مناسبت ہے اور اس کے وجود سے میرا وجود ملا ہوا ہے پس اس حدیث میں حضرت مسیح کے اس فقرہ کی تصدیق ہے کہ وہ نبی میرے نام پر آئے گا سو ایسا ہی ہوا کہ ہمارا مسیح (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آیا تو اس نے مسیح ناصری کے تمام کاموں کو پورا کیا اور اس کی صداقت کے لئے گواہی دی اور ان تہمتوں سے اس کو بری قرار دیا جو یہود اور نصاریٰ نے اس پر لگائی تھیں اور مسیح کی رُوح کو خوشی پہنچائی۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۴۳)

پبلشر:- مسعود احمد ٭ پرنٹر:- سید عبدالحی ٭ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ر نبوت ۱۳۵۶ ہش
۸ر نومبر ۱۹۷۷ء

اعمالِ صالحہ کی بجاآوری اور اُس کی بنیادی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے محض ایمان لانے کو چنداں اہمیت نہیں دی بلکہ یہ ضروری قرار دیا ہے کہ ایمان لانے والا ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اس کے مطابق جملہ نیک اعمال بھی بجا لائے۔ جب تک کوئی مومن نیک اعمال نہیں بجا لاتا اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ مومن شمار نہیں ہوتا۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا ہے۔ پھر یہ اِس امر سے بھی ظاہر ہے کہ اگر عنداللہ مومن شمار ہونے کے لئے صرف زبانی ایمان ہی کافی ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ نہ فرماتا :-

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۳)

ترجمہ :- کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟

اِس آیت سے یہ بات صاف عیاں ہے کہ ایمان کے زبانی اقرار سے لوگوں کے نزدیک تو ایک شخص مومن شمار ہو جاتا ہے اور ہونا بھی چاہیئے لیکن عنداللہ مومن شمار ہونے کے لئے صرف زبانی اقرار کافی نہیں ہے۔ اِس زبانی اقرار کی اصل حقیقت کا اُس وقت پتہ چلتا ہے جب انسان آزمائش سے دوچار ہوتا ہے۔ حقیقی مومن آزمائش میں ہی سرخرو ہو کر اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت فراہم کر دیتے ہیں۔ جو حقیقی مومن نہیں ہوتے آزمائش میں پُورا نہ اُترنے کی وجہ سے اُن کے زبانی اقرار کی قلعی کھل جاتی ہے اور عیاں ہو جاتا ہے کہ ایمان ابھی اُن کے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور عنداللہ یہ مومن شمار ہونے کے قابل نہیں ہیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایمان کو پرکھنے والی آزمائش کب اور کس طرح ہوتی ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے آزمائش کے دو طریق مقرر کئے ہیں۔ ایک طریق یہ ہے کہ انسان خود اپنی مرضی سے اپنے آپ کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور پھر اس میں پُورا اُتر کر دکھاتا ہے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان پر قضاء و قدر کے رنگ میں بعض ابتلاء وارد کرتا ہے اور انسان کو صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے ان ابتلاؤں میں سے سرخرو ہو کر نکلنا ہوتا ہے۔

جہاں تک اوّل الذکر طریق کا تعلق ہے جس میں انسان خود اپنی مرضی سے اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر آزمائش میں پُورا اُترتا ہے وہ آزمائش مستقل نوعیت کی حامل ہوتی ہے گو یہ آزمائش چنداں سخت نہیں ہوتی جبکہ دوسرے طریق کی نوعیت جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قضاء و قدر کے رنگ میں آزمائش وارد کی جاتی ہے ہوتی تو عارضی ہے لیکن اس کے تحت وارد ہونے والی آزمائش بسا اوقات نسبتاً زیادہ سخت ہوتی ہے۔

مستقل نوعیت کی آزمائش جسے انسان اپنی مرضی سے خود اختیار کرتا ہے خدائی احکام کی بجا آوری پر مشتمل ہوتی ہے یعنی انسان کوشش کر کے بدیوں سے بچتا اور نیکیاں بجا لاتا ہے اور زندگی بھر وہ اس امر میں ہی کوشاں رہتا ہے کہ وہ بدیوں سے بچے اور نیکیاں بجا لائے۔ عارضی نوعیت کی آزمائش جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قضاء و قدر کے رنگ میں وارد کی جاتی ہے خوف، بھوک، نیز مالوں، جانوں اور ثمرات کی کمی یا ضیاع کی شکل میں مومنوں کو پیش آتی ہے اور وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اس میں سرخروئی حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت کی آیت اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ میں دونوں قسم کی آزمائشوں کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ مومنوں کے عنداللہ حقیقی مومن شمار ہونے کے لئے ہر دو قسم کی آزمائشوں میں سے گزرنا ضروری ہوتا ہے۔ اِس کے بغیر ان کا ایمان متحقق نہیں ہوتا۔ جہاں تک برضاء و رغبت اپنے اُوپر مستقل نوعیت کی آزمائش وارد کرنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اگلی آیات میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۸)

ترجمہ :- جو لوگ ایمان لائے اور (از خود اپنے پر مشقت وارد کرتے ہوئے) ایمان کے مطابق انہوں نے عمل کئے (اور پھر زندگی بھر کرتے چلے گئے) ہم اُن کی بدیوں کو ان سے دُور کر دیں گے اور جو (نیک) کام وہ کرتے تھے اس کے مطابق جو بہترین جزا ان کو مل سکتی ہوگی وہ ہم ان کو دیں گے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ قضاء و قدر کے تحت وارد ہونے والی آزمائشوں اور ان میں حقیقی مومنوں اور محض نام کے مومنوں کے متضاد طرزِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ (العنکبوت آیات ۱۱، ۱۲)

ترجمہ :- اور لوگوں میں سے (بعض ایسے بھی ہوتے ہیں) جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں پھر جب اللہ کی وجہ سے ان کو تکلیف دی جاتی ہے وہ لوگوں کے عذاب کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھ لیتے ہیں۔ اور اگر تیرے رب کی طرف سے مدد آتی ہے تو وہ کہتے ہیں (درحقیقت) ہم بھی تمہارے ساتھ تھے۔ کیا دنیا جہان کے لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے اس کو اللہ اچھی طرح نہیں جانتا؟ اور اللہ ضرور ظاہر کر دے گا ان کو بھی جو (درحقیقت) ایمان لائے اور ان کو بھی جو منافق ہیں۔

صاف ظاہر ہے کہ اِس آیت میں اُس تکلیف یا آزمائش کا ذکر ہے جو قضاء و قدر کے رنگ میں مومنوں پر آتی ہے اور اتنی شدید ہوتی ہے کہ کمزور طبع اور منافق اسے عذاب سے تشبیہہ دینے لگتے ہیں لیکن حقیقی مومن ایسی آزمائش کے وارد ہونے پر کسی قسم کی گھبراہٹ ظاہر کئے بغیر صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید و نصرت کے منتظر رہتے ہیں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایمان کا محض زبانی اقرار کوئی وقعت نہیں رکھتا جب تک کہ انسان نیک اعمال بجا لا کر اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت نہ دے یعنی وہ خود اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر جملہ خدائی احکام پر عمل پیرا ہو۔ اور پھر جب خدا تعالیٰ کی طرف سے قضاء و قدر کے رنگ میں بعض ابتلاء وارد ہوں تو وہ ان میں صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے ثباتِ قدم کا ثبوت دے۔ ایسے حالات میں صبر کا نمونہ پیش کرنے اور ثباتِ قدم کا ثبوت دینے کی انہی مومنوں کو توفیق ملتی ہے جو اپنے آپ کو از خود مشقت میں ڈال کر نیک اعمال بجا لاتے ہیں اور اس عزم سے مالا مال ہوتے ہیں کہ وہ زندگی بھر بدیوں سے بچتے اور نیک اعمال بجا لاتے رہیں گے۔ جو لوگ نیک اعمال بجا نہیں لاتے اور محض زبانی ایمان پر تکیہ کئے بیٹھے رہتے ہیں ابتلاؤں کے وارد ہونے پر اُن کی قلعی کھل جاتی ہے اور اُن کے دعویٔ ایمان کا کھوکھلا ہونا طشت از بام ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اِسی لئے ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ کا بجا لانا از بس ضروری ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجا لانے پر بہت زور دیا ہے ؏

وعدہ جات تحریک جدید سالِ نو کی رفتار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے ۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کے خطبہ جمعہ میں پاکستانی جماعتوں کو مالی قربانی کی دعوت دی تو بفضلِ خدا وعدہ جات اور نقد رقوم مرکز میں موصول ہونی شروع ہو گئیں۔ ایک ہفتہ کے اندر بفضلِ خدا اس مخلصانہ پیشکش کی میزان سات لاکھ روپیہ کے قریب پہنچ گئی ہے۔

جملہ جماعتوں کو چاہیئے کہ جلد از جلد نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنی پیشکش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور اپنے محبوب امام کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ واضح رہے کہ اِس سال ہمیں اِس مخلصانہ پیشکش کو پندرہ لاکھ سے بھی بڑھا کر نئے سال کی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے۔ وما توفیقنا اِلّا باللّٰہ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کا تیرھواں (۱۳) جلسہ سالانہ

متعدد غیر مسلم اکابر کی شرکت۔ ریڈیو اور اخبارات میں تذکرہ

(مرتبہ: مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لنڈن)

قسط نمبر ۲

ایئر مارشل ظفر چودھری صاحب کی فاضلانہ تقریر کے بعد عزیزم مکرم منیر احمد رفیق ابن محترم امام بشیر احمد رفیق نے "اسلام ایک عالمگیر مذہب" کے عنوان پر تقریر کی اور فرمایا۔ کہ عالمگیر مذہب میں بعض خصوصیات ہوتی ہیں اور ان خصوصیات کا حامل مذہب اسلام ہی ہے اور اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو تمام عالمگیر مسائل کا حل پیش کرتا ہے اور ان تمام مشکلات کا حل جو زمانہ حال میں ہر طرف کھڑی نظر آرہی ہیں صرف اسلام ہی بتاتا ہے۔ بین الاقوامی اخوت۔ قوت برداشت۔ صبر و تحمل۔ حق و انصاف۔ نسلی امتیاز کو مٹانے والا اور امن کا علمبردار مذہب اس وقت زمانہ ببانگ بلند طلب کر رہا ہے۔ اور صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو ان تمام خوبیوں کا حامل ہے۔

اسلام ہی وہ دین ہے جس نے حضرت بلالؓ ایک حبشی غلام کو سردار قوم بنا دیا اور فتح مکہ کے بعد اپنے خون کے پیاسے دشمنوں کو

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

کا حسین قول آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بلند کروا کر اسلام کی برتری اور اعلیٰ تعلیمات کا عملی ثبوت دے دیا۔

جناب منیر احمد رفیق صاحب نے قومی تعصب اور قوم و وطن پرستی کے فرق کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام بین الاقوامی امن کی تعلیم دیتا ہے۔ عرب و عجم۔ کالے اور گورے کے فرق کو مٹاتا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی ترقی کے ساتھ قومی بلکہ بین الاقوامی ترقی اور عروج کا حامی ہے۔ اسلام کے لفظ میں ہی امن کا پیغام موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ نے ہی اسلام کا عالمگیر مذہب ہونا ثابت کر دیا۔ اور حجۃ الوداع کے موقعہ پر یہ کہہ کر کہ تم سب بھائی بھائی ہو اور عرب کو عجم پر کوئی فوقیت نہیں بلکہ

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ

کی تعلیم تمہیں دی جاتی ہے۔ ہمیشہ کے لئے اسلام کو سر بلند کر دیا

آخر میں بتایا کہ اسلامی خصوصیات کا منبع اس میں ہے کہ اسلام سچا فطری اور اعلیٰ دائمی حکومت صرف خدا تعالیٰ کا ہی تسلیم کرتا ہے۔ ایچ جی ویلز نے اسلام کے بارے میں اپنی کتاب میں لکھا ہے:۔

"آج کی دنیا میں سب سے مہذب دین دین اسلام ہے"۔

اور اس میں شک ہی کیا ہے خود خدا تعالیٰ نے بھی تمام دنیا کے لئے دین اسلام کو ہی بین الاقوامی مذہب پسند فرمایا ہے۔

مکرم منیر احمد رفیق صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مبارک احمد ساقی صاحب نے "TURIN SHROUD" کے بارے میں محققانہ تقریر فرمائی اور فرمایا کہ ایک گمنام بستی سے خدا تعالیٰ کے مسیح نے الہامی خبر کے ماتحت دنیا کو بتایا کہ عیسیٰ ابن مریمؑ محض ایک خدا کا بندہ اور برگزیدہ نبی تھا۔ جو عین قانون قدرت کے ماتحت اپنی طبعی عمر پا کر فوت ہوا اور کشمیر میں دفن ہوا۔ عیسائیوں نے اس کی تعریف میں اتنا غلو کیا کہ اُسے خدائی کا درجہ دیدیا۔ اس کے بالمقابل یہودیوں نے بغض و سرکشی کے ماتحت اُسے اتنا گھٹایا کہ ایک لعنتی انسان بنا دیا۔ اور کہا کہ وہ صلیب پر فوت ہو کر ابدی لعنتی قرار پایا۔ لیکن افسوس ہے ہمارے بعض ان بھائیوں پر جنہوں نے صریح نص قرآن کی موجودگی میں ایک انسان کو زندہ آسمان پر بٹھا دیا۔ جہاں وہ دو ہزار سال سے اسی جسم عنصری کے ساتھ موجود ہے۔ اور جس کی آمد ثانی کا وہ بے سود انتظار کر رہے ہیں۔ لیکن احمدیت جو حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے ایسے تمام عقائد کو باطل قرار دیا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو محض ایک بشر اور خدا تعالیٰ کا بزرگ نبی ہی بتایا ہے۔ اور قرآن و حدیث کی رُو سے وہ اپنی طبعی موت پا چکے ہیں۔ دوبارہ دنیا میں نہ آئیں گے۔

آج کی دنیا کو عقلی و عملی دلائل کے علاوہ روحانی دلائل کی بھی ضرورت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس کا عین وقت پر انتظام فرما دیا اور ثبوت کے طور پر اس کفن کو ظاہر کر دیا جس میں اس برگزیدہ نبی کی نعش لپیٹی گئی تھی۔ اور جس پر ان کے زخموں کے خون کے دھبے اس طرح نقش ہو گئے تھے کہ انکی شبیہ اُتر آئی۔ جس نے عیسائی دنیا میں تہلکہ مچا دیا اور اس طرح مزید تحقیق کے لئے وسیع میدان کھل گیا۔ اٹلی۔ جرمنی۔ کشمیر۔ افغانستان، انگلستان اور دوسرے ملکوں میں ماہرین نے تحقیق کا کام شروع کر دیا۔ اور بیلیوں دلائلِ عقلی۔ سائنس کے تجربات کے شواہد اور اصولی شہادتوں نے یہ امر پایۂ تحقیق کو پہنچا دیا کہ یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور یہ کہ جب انہیں صلیب سے اتارا گیا تھا تو وہ زندہ تھے فوت نہیں ہوئے تھے۔

علمی دنیا میں ترقی ہوئی تو خدا کے فرستادہ کی بات سچی ہوئی۔ سنہ ۱۸۸۹ء، سنہ ۱۹۳۱ء اور پھر سنہ ۱۹۶۹ء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس کفن کے بارے میں تحقیقاتی تجربے کئے گئے اور علماء اور محققین نے یہ ثابت کر دیا کہ بائیبل میں مسیح کے صلیب پر مر جانے کا کوئی ذکر نہیں۔ نیز یہ راز آشکار کیا کہ مسیح ابن مریم نے ہندوستان کا سفر بڑی عمر میں اختیار کیا۔ یہاں تک کہ رابطہ العالم اسلامی کی درخواست پر علامہ محمد اسد نے قرآن مجید کی آیت اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کا ترجمہ "جب تُو نے مجھے وفات دیدی" کیا ہے۔

مکرم ساقی صاحب کی تقریر کے بعد ہمارے انگریز بھائی مکرم ناصر احمد سکوڈر نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نشاۃ ثانیہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی اور وضاحت کی کہ سلسلہ احمدیت سے پہلے ہندوستان میں مسلمانوں اور باقی تمام ادیان کے ماننے والوں میں غلط عقائد پائے جاتے تھے اور مقرر نے ان غلط عقائد کی نشاندہی بھی کر دی ان غلط عقائد کی درستی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اصلاح انسانی کی غرض سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ نے جو کوششیں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے فرمائی تھیں ان کا تفصیل سے ذکر کیا۔ مثلاً براہین احمدیہ کی تصنیف۔ لاہور کے جلسہ مذاہب عالم میں پڑھا جانیوالا معرکۃ الآراء مضمون جو منشاء الٰہی کے ماتحت سب سے بالا رہا اور حضور کی دیگر تصنیفات کا ذکر کیا نیز بتایا کہ احادیث کے مطابق جو "کسر الصلیب" اور "یقتل الخنزیر" کا کام تھا وہ حضرت مسیح موعودؑ نے کس خوش اسلوبی سے کیا اور کس طرح آپ نے وفات مسیح ناصری کو قرآن و حدیث سے ثابت کر دیا۔ نیز اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر "مسیح ہندوستان میں" ایک مدلل کتاب لکھی اور مسیح ناصری کا کشمیر میں وفات پانا ثابت کیا۔

آخر میں ناصر سکوڈر صاحب نے

MICHAEL BURT

کی کتاب

AMONG THE DERVISHES.

کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ یسوع مسیح ہندوستان آیا تھا اور اس نے وہاں ایک کتاب چھوڑی ہے جس میں یسوع مسیح کی خود تحریر کردہ یا کسی کی لکھی ہوئی باتیں اور کلمات ہیں جو مسیح ناصری کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔

وقفہ کے بعد پہلے روز کے اختتامی اجلاس کا آغاز کلام پاک سے ہوا جو مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے کی اور اس اجلاس کی صدارت محترم حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کی۔

پہلی تقریر مکرم عزیز دین صاحب کی تھی جس میں آپ نے برطانیہ میں احمدیت کی ابتداء کے متعلق بتایا کہ کس طرح احمدیت کا آغاز ہوا اور کس طرح بتدریج جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

ہمارے مکرم بھائی عزیز دین صاحب نے فرمایا کہ ۹۰ سال قبل بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے رؤیا میں دیکھا کہ آپ لنڈن میں تقریر فرما رہے ہیں۔ آج اس سرزمین میں احمدیت کی یہ نشوونما اُسی خواب کی تعبیر ہے۔ اس کے بعد آپ نے صدی موجودہ کے اوائل یعنی سنہ ۱۹۱۳ء سے لے کر سنہ ۱۹۳۸ء تک کا مختصر جائزہ پیش کیا اور مشن اور مسجد میں آنے والے احباب اور مبلغین کا حال اور اہم واقعات بتائے۔ بزرگان میں سے مفتی محمد صادق صاحبؓ، چودھری فتح محمد صاحب سیالؓ۔ قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ۔ عبدالرحیم نیر صاحبؓ۔ مولانا درد صاحبؓ اور ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کے علاوہ مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ۔ مولوی مبشر علی صاحبؓ اور مولانا فرزند علی صاحبؓ کا تذکرہ بھی فرمایا۔

اہم واقعات میں سے دو کتاب مسیحیت سے اشاعت اسلام کی ابتداء ہونا اور مشن کا موجودہ صورت میں ترقی پانا۔ مسجد فضل لنڈن کی بنیاد و افتتاح۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا دورہ انگلستان اور ویمبلے کانفرنس میں شرکت۔ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت اور اجراء۔ مسجد ہذا سے پہلی اذان اور پریس کی دلچسپی۔ مولانا درد صاحبؓ کا قائداعظم محمد علی جناح سے مل کر "ہندوستان کے مستقبل" کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارے میں گفتگو کرنا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل میں تھا وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

آپ نے ڈاکٹر سر محمد اقبال، حسین شہید سہروردی، سر عبدالقادر، سر فضل حسین، مولانا شوکت علی اور قائداعظم محمد علی جناح کا مشن میں آنے کا بھی تذکرہ فرمایا۔ افسوس ہے کہ قلت وقت کے باعث یہ تذکرہ ۱۹۳۸ء کے واقعات سے آگے نہ بڑھ سکا۔

مکرم عزیز دین صاحب کی تقریر کے بعد ہمارے انگریز بھائی اور مبلغ مکرم بشیر آرچرڈ صاحب جو ان دنوں سکاٹ لینڈ میں تبلیغی مساعی میں مصروف ہیں۔ "اخلاقی اقدار کی نشوونما" کے موضوع پر نہایت عمدہ رنگ میں ایک عالمانہ تقریر فرمائی اور فرمایا کہ انگلستان کے مشہور مصنف سر والٹر سکاٹ نے بستر مرگ پر آخری وصیت کرتے ہوئے اخلاقی خوبیوں اور اقدار کو اپنے اندر پیدا کرنے کی خاص تلقین کی تھی۔ حالانکہ اسلامی تعلیم میں یہ امر انسانی زندگی کا بنیادی اور لازمی جزو قرار دیا گیا ہے اور بچپن سے ہی ان کی طرف توجہ دینے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ عزت اور اعلیٰ مراتب کی کسوٹی عمدہ اخلاق اور تقویٰ ہیں۔

جناب آرچرڈ صاحب نے بتایا کہ اسلام ہماری خواہشات کا بنیادی مرکز خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی رضا کے حصول کو قرار دیتا ہے اور اسے حاصل کرنے کے لئے جسمانی اور روحانی مسلک کی علیحدہ علیحدہ تفصیل۔ اصول و ضوابط و تشریح اسلام نے بیان کر دی ہے تاکہ انسانی پیدائش کی غرض و غایت عبث نہ ٹھہرے اور وہ ایک با اخلاق زندگی گزارے اور نہ صرف یہ کہ تعلیم ہی دی بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کو اعلیٰ ترین نمونہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔

آپ نے اچھے اخلاق کی تعریف بیان کی اور بہت سے خصوصیات کا ذکر کیا جو ایک انسان میں اور خاص طور پر احمدیوں میں پائے جانے لازمی ہیں۔

نوجوان نسل کو ان اوصاف حمیدہ سے حصہ پانے کے ذریعے بتاتے ہوئے آپ نے سچی تڑپ اور جذبہ تدبیر کے ساتھ [illegible] توکل علی اللہ، پاکیزہ خیالات موجودہ معاشرہ کی برائیوں سے بیزاری اور صحبت صالحین کے حصول پر زور دیا۔ اور بتایا کہ احمدیت نے ان ذرائع کو اختیار کرنے کے لئے [illegible] اور خود بانی سلسلہ کی ذات بابرکات [illegible] سے جو تحریکات جاری فرمائیں مثلاً تحریک جدید، وقف عارضی وغیرہ وہ [illegible] اخلاقیات کے حصول میں ایک ممد و معاون ہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ کوشش میں ناکامی بھی ہوتی ہے لیکن مومن کو ناامید نہیں ہونا چاہئے بلکہ آگے قدم بڑھانا چاہئے اور ہر لمحہ کوشش تدبیر اور دعا کے ساتھ اعلیٰ اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

مکرم بشیر آرچرڈ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم محمد احمد حامی صاحب نے کھانے کی ان چیزوں کی حرمت کے متعلق جو اسلام نے منع کی ہیں۔ حکمت بیان کی اور فرمایا کہ قرآن کریم نے بعض خوردنی اشیاء کے بارے میں صاف طور پر حکم امتناعی دیا ہے انہیں قرآنی اصطلاح میں حرام قرار دیا ہے۔ بعض چیزیں ایسی ہیں کہ جو حرام تو نہیں ہیں لیکن انہیں غیر طیب یا ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور یہ امتیاز قرآن و حدیث کی روشنی میں صاف نظر آتا ہے مثلاً شراب، سور کا گوشت، بلندی سے گرا ہوا جانور، مردہ جانور کا گوشت جسے باقاعدہ ذبح نہ کیا گیا ہو۔ یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام قرار دیئے ہیں۔ اور احادیث نبویہ سے پتہ چلتا ہے کہ شکاری پرندے اور مردار کھانے والے جانور وغیرہ اگرچہ قرآن کریم نے حرام قرار نہیں دیئے مگر یہ سب مکروہ، غیر طیب اور مضر رساں ہیں۔

آج کل طبی دنیا نے ان میں سے ہر ایک چیز کی گہری تحقیق کی ہے اور ان کی تحقیق نے اسی نتیجہ پر آ کر دم لیا ہے کہ واقعی اسلام نے جن جن چیزوں کو حرام یا غیر طیب قرار دیا ہے وہ فی الحقیقت انسانی نشوونما (جسمانی، روحانی و اخلاقی) کے لئے نہایت ضرر رساں ہیں۔ اور اسی سلسلہ میں مکرم حامی صاحب نے علیحدہ علیحدہ اشیاء اور ان کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیاں مثلاً بے حیائی، جرائم وغیرہ ہیں۔ ان سب کا تعلق ایک حد تک غذا کے ساتھ بھی ہے اور اس سلسلہ میں شراب اور سور کا گوشت کثرت سے استعمال کرنے والی اقوام کی مثال واضح ہے۔

پہلے روز کا آخری خطاب

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اور اس کا انگلستان کی جماعت پر یہ احسان عظیم ہے کہ اسے محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جیسی بزرگ و بابرکت شخصیت سے فیض پانے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ [illegible] بذات خود [illegible] انگریزی زبان میں لٹریچر شائع ہوتا رہتا ہے اس کا کثیر حصہ آپ کا مرہونِ منت ہے۔ محترم چوہدری صاحب ہمہ وقت، ہمہ تن پورے انہماک سے خدمت دین میں مصروف رہتے ہیں اور اس میں یک ذرہ مبالغہ نہیں ہے کہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا۔ سونا اور جاگنا۔ غرض زندگی کا ہر لمحہ خدمت اسلام کے لئے وقف ہے خدائے قادر و قیوم کے حضور ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمادے۔ آمین!

اسی اجلاس میں محترم چوہدری صاحب نے "ہماری آنے والی نسلیں" کے مضمون پر تقریر فرمائی۔

تشہد و تعوذ کے بعد درج ذیل آیات قرآنی تلاوت فرمائیں:۔

(۱) وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(۲) هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

پھر آپ نے فرمایا کہ آج کی تقریر خاص طور پر نوجوان طبقہ کے لئے ہے۔ ان قرآنی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے فرائض۔ ہمارا مقام، ہمارا وقار اور ہماری ذمہ داریاں بیان فرمائی ہیں۔ سورۃ جمعہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ذکر ہے اس لحاظ سے آج کل احمدی نسل صحابہ کرام کے ساتھیوں میں سے ہے اور ان کا مقام ازواج مطہرات کی طرح ہے یہ ایک ذمہ داری اور ایک نعمت ہے جس پر ہم نے لبیک کہا ہے۔ اگر ہم اس ذمہ داری کو سمجھیں تو ان افضال اور انعامات کے وارث ہوں گے جن کے وارث صحابہ رضوان اللہ علیہم تھے اس لحاظ سے ہماری فلاح و بہبود کے چند ایک لازمی امور ہیں جو ہمیں ہر وقت مدنظر رکھنے چاہئیں۔ جن میں سب سے پہلا امر شرک سے اجتناب ہے

آپ نے فرمایا کہ ظاہری شرک آج کے زمانہ میں یعنی بت پرستی وغیرہ قریباً قریباً مفقود ہو چکا ہے لیکن شرک خفی۔ یعنی مادی ذرائع کو مطلوبہ مقاصد کے حصول کا منبع اور سر چشمہ قرار دینا اس قسم کا شرک ہے جس میں اکثر افراد ملوث ہوتے ہیں۔ مثلاً بیماری کی حالت میں دوا اور معالج کو شفا کا منبع اور شفا دینے والا سمجھنا شرک ہے۔ کیونکہ اصل شفا دینے والا تو خدا ہے۔ دوا یا ڈاکٹر نہیں۔ اسی طرح مال و دولت کو اصل خوشی کا سر چشمہ سمجھنا بھی شرک میں داخل ہے۔

پھر فرمایا بہت سے امور ایسے ہیں کہ جن سے احمدیہ نسل کو دور رہنا چاہیے تا وہ غیروں میں اپنے آپ کو ممتاز کر سکے جس میں سگرٹ نوشی جو معاشرتی، روحانی اور گھریلو زندگی کے لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ کسی بھی نشہ آور چیز کو چھوڑنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اسے یکدم خیرباد کہہ دیا جائے۔ اسی طرح ہمیں فضول خرچی بلحاظ لباس، غذا۔ سماجی میل ملاپ اور ظاہری شکل و صورت سے بچنا چاہیئے۔

محترم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ کسی کام کو محض اس لئے کر لینا کہ اس میں کوئی برائی نہیں ہے خواہ اس میں کوئی بھلائی بھی نہ ہو۔ بذات خود برائی ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ جماعت کے افراد کو ہر طرح سے تنگ کیا جاتا رہا ہے۔ انگلیاں اٹھائی جاتی رہی ہیں، مار پیٹ گالی گلوچ حتیٰ کہ قتل سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ ہر قسم کے استہزاء کا نشانہ بنایا گیا۔ صرف اس لئے کہ یہ جماعت سب سے زیادہ ممتاز رہی ہے۔ لیکن ان کے اس بغض و عناد اور فتنہ پردازیوں سے جماعت کو ہمیشہ ترقی نصیب ہوئی اور جماعت کا کچھ بھی نہ بگڑا۔ پس اگر ان برائیوں سے اجتناب کرنے کی وجہ سے اب بھی کوئی انگلی اٹھاتا ہے تو ہمیں نہ گھبرانا چاہیئے اور نہ ہی ناامید ہونا چاہیئے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنی خدمت گزاری کا دائرہ دنیا کے تمام افراد تک بلا رنگ و نسل کے امتیاز کے وسیع کرنا چاہیئے۔ (باقی)

○

پتہ درکار ہے

مکرم قمر الحسن صاحب عابد ولد علی حسن صاحب وصیت نمبر ۱۵۵۰۹ سابق سکونت شاہی بازار بہاولپور کے ایڈریس کی ضرورت ہے اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو نظارت بہشتی مقبرہ کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیجی کے ایک مخلص احمدی کا ذکرِ خیر

(محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ سابق مبلغ فیجی)

فیجی سے آمدہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ ہمارے مخلص دوست محترم امام کمال الدین صاحب عرف مُدین سان فرانسسکو امریکہ میں بعمر قریباً ساٹھ سال وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔

ہمارے یہ مرحوم بھائی فیجی کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے مکینیکل انجینئر تھے اور مشہور کمپنی فلپس کے مینیجر تھے۔ دین کی خدمت کا ان کو شغف تھا۔ جزائر فیجی میں مرکزی جماعت کے فنانشل سیکرٹری تھے اور نہایت مستعدی، باقاعدگی اور خداداد قابلیت سے خدماتِ سلسلہ بجا لاتے تھے۔ دنیوی کاموں سے فارغ ہو کر جتنا وقت ملتا تھا اس کا اکثر حصہ وہ مشن ہاؤس میں آ کر گزارتے اور بڑی تندہی سے کام میں مشغول رہتے۔ موصی تھے صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم کے مالی فنڈ میں شامل تھے اور انفاق فی سبیل اللہ کی جملہ شقوں میں حصہ لیتے تھے۔ ہشاش بشاش، ہنس مکھ اور مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ مہمان نواز تھے۔ سوا شہر میں رہتے تھے جو فیجی کا دارالحکومت ہے اور باہر سے احباب وہاں اکثر آتے رہتے تھے۔ ہمارے یہ محترم بھائی ان کی مہمان نوازی سے بہت ہی خوش ہوتے تھے۔ کاروباری معاملات میں بہت نرم اور صاف تھے۔ اپنوں اور پرایوں میں بڑے احترام سے دیکھے جاتے تھے۔ مبلغین سے وہ نہایت گہرا خادمانہ رابطہ رکھتے تھے اور ہر رنگ میں تعاون کرتے تھے۔

سنہ ۱۹۷۶ء میں آپ نے سان فرانسسکو (امریکہ) میں مستقل رہائش اختیار کرلی اور وہیں وفات پائی۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بیٹے بیٹیاں سب شادی شدہ ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم بھائی کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں مقام عطا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَارْفَعْ دَرَجَاتَہٗ فِیْ جَنَّاتِ النَّعِیْم۔

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کے لئے ایک ریڈیوگرافر کوالیفائڈ ٹرینڈ کی فوری ضرورت ہے تنخواہ معقول دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواست سے کر خاکسار کو ہسپتال میں فوری ملیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

شادی کی تقاریب

محترم پیر انوار الدین صاحب ۶۹۔ ای سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی (ابن محترم پیر اکبر علی صاحب مرحوم) کے بیٹے مکرم پیر انصار الدین صاحب کی بارات ۲۱ر اکتوبر کو راولپنڈی سے اوکاڑہ چھاؤنی گئی۔ جہاں نماز جمعہ کے بعد ان کا نکاح عزیزہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم صوبیدار میجر عزیز احمد صاحب آف دوالمیال حال اوکاڑہ چھاؤنی کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی اور بارات رات کو راولپنڈی واپس پہنچی۔

۲۴ر اکتوبر کو شام سات بجے ان کی بیٹی عزیزہ امۃ الحی صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح گزشتہ ماہ جون میں مکرم لطف الرحمٰن صاحب ابن محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال کے ساتھ ہوا تھا۔

اسی موقعہ پر محترم پیر صاحب نے اپنے بیٹوں کی دعوتِ ولیمہ کا بھی اہتمام کیا جس میں متعدد بزرگانِ سلسلہ اور مقامی جماعت کے عہدیداران اور دیگر احباب کے علاوہ کئی اعلیٰ فوجی اور سول حکام اور دیگر معززینِ شہر نے شرکت کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِن تقاریب کو ہر لحاظ سے برکت اور رحمت کا باعث بنائے اور محترم پیر انوار الدین صاحب اور اُن کے خاندان اور اُن کی جملہ اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ احمدیہ مسجد نور۔ مری روڈ۔ راولپنڈی)

دُعا ہائے مغفرت

۱۔ میرے بہنوئی میاں شبیر احمد صاحب اختر ابن میاں محمد صادق صاحب بھیروی چھ سات ماہ کی لمبی بیماری کے بعد ۳۰ر اکتوبر بوقت ۹½ بجے صبح صرف ۴۲ سال کی عمر میں سنٹرل گورنمنٹ پولی کلینک اسلام آباد میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔

مرحوم کی نماز جنازہ حافظ امیر حسین صاحب نے مغرب کے بعد پڑھائی۔ تدفین مقامی "قبرستان جدید" راولپنڈی میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم عبد الغفار صاحب ڈار سیکرٹری تحریک جدید نے دعا کروائی۔

مرحوم مقامی جماعت کے ایک سرگرم اور نہایت مخلص نوجوان رُکن تھے اور سروے آف پاکستان راولپنڈی میں ٹیکنیکل اسسٹنٹ کے عہدے پر فائز تھے۔ اپنے پیچھے ایک غمزدہ بیوی۔ تین کم عمر لڑکیاں اور ایک معصوم بیٹا چھوڑا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کا خود کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔ اللّٰھم آمین

(محمود مجیب اصغر (انجینئر) 191/B سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

۲۔ میرے شوہر سید عنایت احمد شاہ صاحب ساکن موضع مراکیوال تحصیل و ضلع سیالکوٹ دل کے حملہ کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔

مرحوم بہت مخلص احمدی تھے۔ انہوں نے ایک فرزند سید مبارک حسین حال مقیم لاہور کینٹ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(سردار بیگم بیوہ سید عنایت احمد شاہ صاحب مرحوم موضع و ڈاکخانہ مراکیوال ضلع سیالکوٹ)

۳۔ خاکسار کے برادر اکبر مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب سابق درویش جو آجکل مبارک آباد فارم ضلع حیدر آباد سندھ اکاؤنٹنٹ تھے ۱۵ر اپریل بروز جمعۃ المبارک لمبی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔

بھائی جان مرحوم مخلص احمدی اور گوناگوں اوصاف سے متصف تھے پسماندگان میں ایک بیوہ، چار بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مشفق و مہربان بھائی کو جنت الفردوس میں مقام قرب سے نوازے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

(عزیز احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول بشیر آباد ضلع حیدر آباد)

۴۔ میری بھابھی نصیبیاں خاتون ۱۶ر ... کو اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔ اپنے پیچھے ۳ لڑکیاں ۴ لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ہدایت اللہ صدر جماعت احمدیہ حسن باڈہ ضلع لاڑکانہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم عبد العزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ کگی نو ضلع جھنگ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔

(منیر احمد عالی۔ مربی سلسلہ احمدیہ کگی نو)

۲۔ عزیزم سید محمود احمد صاحب کراچی ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ گو پہلے سے افاقہ ہے مگر پلاسٹر کھولنے پر پھر سخت تکلیف ہو گئی ہے۔ (سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

۳۔ میری آنکھ کا آپریشن ہو رہا ہے۔ (ملک برکت علی سابق امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد)

۴۔ مجھے کافی عرصہ سے پیٹ میں درد رہتا ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔

(ملک عبد الرحیم محمود آباد ضلع جہلم)

۵۔ میرے لڑکے عزیزم شبیر احمد ناصر کو سکوٹر کے حادثہ میں سخت چوٹیں آئی ہیں اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ (سید عبد السلام سابق معلم وقفِ جدید پیر محل ضلع فیصل آباد)

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِن سب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انتظار کی گھڑیاں ختم

افتتاح • افتتاح • افتتاح

غلبۂ اسلام کے دیوانو۔ احمدیت کے پروانو

آپ کے محبوب ادارہ

• نیو پاک جیولرز •

۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (فون ۴۱۰۹۷۴)

کی دوسری برانچ

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما لاہور

کا

افتتاح

جناب چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور مورخہ ۹/۱۱/۷۷ بروز بدھوار بوقت

چار بجے شام فرما رہے ہیں۔

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز